سلسلہ: رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: انتیسویں

رسالہ نمبر 7

اِنبآءُ المصطفٰی بحالِ سِرّ واخفٰی

۱۳۱۸ھ

مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خبر دینا پوشیدہ کی اور پوشیدہ ترین کی

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ
اِنبآءُ المصطفٰی بحال سِرّ واخفٰی ۱۳۱۸ھ
(مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خبر دینا پوشیدہ کی اور پوشیدہ ترین کی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

مسئلہ ۱۴۸: از دہلی چاندنی چوک موتی بازار، مرسلہ بعض علماء اہلسنت ۲۱ ربیع الاخر شریف ۱۳۱۸ھ

حضرت علمائے کرام اہلسنت کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ زید [عہ] دعوی کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالٰی نے علم غیب عطا فرمایا ہے، دنیا میں جو کچھ ہوا اور ہوگا حتی کہ بدء الخلق سے لے کر دوزخ وجنت میں داخل ہونے تک کا تمام حال اور اپنی امت کا خیر وشر تفصیل سے جانتے ہیں۔ اور جمیع اولین وآخرین کو اس طرح ملاحظہ فرماتے ہیں جس طرح اپنے کفِ دست مبارک کو، اور اس دعوے کے ثبوت میں آیات واحادیث واقوالِ علماء پیش کرتا ہے۔

بکر اس عقیدے کو کفر وشرک کہتا ہے اور بکمال درشتی دعوی کرتا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کچھ نہیں جانتے، حتی کہ آپ کو اپنے خاتمے کا حال بھی معلوم نہ تھا، اور اپنے اس دعوے کے

عہ: زید سے مراد جناب مولانا ہدایت رسول صاحب لکھنوی مرحوم ہیں۔

اثبات میں کتاب تقویۃ الایمان کی عبارتیں پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی نسبت یہ عقیدہ کہ آپ کو علم ذاتی تھا خواہ یہ کہ خدا نے عطا فرمادیا تھا۔ دونوں طرح شرک ہے۔
اب علمائے ربانی کی جناب میں التماس ہے کہ ان دونوں سے کون برسرِ حق موافق عقیدہ سلف صالح ہے اور کون بدمذہب جہنمی ہے، نیز عمرو کا دعوی ہے کہ شیطان کا علم معاذ اللہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ اس کا گنگوہی مرشد اپنی کتاب براھین قاطعہ کے صفحہ ۴۷ پر یوں لکھتا ہے کہ شیطان کو وسعتِ علم نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نصف قطعی ہے[1]۔

الجواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

اللھم لک الحمد سرمدًا صل وسلم وبارک علی من علمتہ الغیب و نزھتہ من کل عیب وعلی اٰلہ وصحبہ ابدًا رب انی اعوذ بک من ھمزات الشیاطین واعوذ بک رب ان یحضرون۔	اے اللہ تمام تعریفیں ہمیشہ ہمیشہ تیرے لیے ہیں، درود و سلام اور برکت نازل فرما اس پر جس کو تو نے غیب کا علم عطا فرمایا ہے اور اس کو ہر عیب سے پاک بنایا ہے اور اس کی آل و اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔ اے میرے پرورگار! تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے، اور اے میرے پروردگار! تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔ (ت)

زید کا قول حق و صحیح اور بکر کا زعم مردود و قبیح ہے۔ بے شک حضرت عزت عزت عظمتہ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو تمامی اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا۔ شرق تا غرب، عرش تا فرش سب انہیں دکھایا۔ ملکوت السموت والارض کا شاہد بنایا، روزِ اول سے روزِ آخر تک سب ماکان ومایکون انہیں بتایا، اشیائے مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ علم عظیم حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہوا۔ نہ صرف اجمالًا بلکہ صغیر وکبیر، ہر رطب ویابس، جو پتّہ گرتا ہے، زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تفصیلًا جان لیا، للہ الحمد کثیرًا۔ بلکہ یہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ کا پورا علم نہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین وکرّم، بلکہ علم حضور سے ایک چھوٹا حصہ ہے، ہنوز احاطہ علم محمدی میں وہ ہزار دوہزار بے حد وکنار سمندر

[1] البراہین القاطعہ بحث علمِ غیب مطبع لے بلاساواقع ڈھور ص ۵۱

لہرا رہے ہیں جن کی حقیقت کو وہ خود جانیں یا ان کا عطا کرنے والا ان کا مالک و مولٰی جل وعلا الحمد للہ العلی الاعلٰی۔
کُتب حدیث و تصانیف علمائے قدیم و حدیث میں اس کے دلائل کا بسط شافی اور بیان وافی ہے اور اگر کچھ نہ ہو تو بحمد اللہ قرآن عظیم خود شاہد عدل و حکم فصل ہے۔

آیاتِ قرآنی: قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

"وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾" [2]۔	اتاری ہم نے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت و رحمت و بشارت۔

قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

"مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ" [3]۔	قرآن وہ بات نہیں جو بنائی جائے بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور ہر شے کا صاف جدا جدا بیان ہے۔

وقال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

"مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ" [4]۔	ہم نے کتاب میں کوئی شے اٹھا نہیں رکھی۔

اقول: وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اللہ تعالٰی کی توفیق کے ساتھ۔ ت) جب فرقان مجید میں ہر شے کا بیان ہے اور بیان بھی کیسا، روشن اور روشن بھی کس درجہ کا، مفصل، اور اہلسنت کے مذہب میں شے ہر موجود کو کہتے ہیں، تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطے میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتابت لوح محفوظ بھی ہے تا بالضرورت یہ بیانات محیط، اس کے مکتوب بھی بالتفصیل شامل ہوئے۔ اب یہ بھی قرآن عظیم سے ہی پوچھ دیکھئے کہ لوح محفوظ میں کیا لکھا ہے۔ **قال اللہ تعالٰی** (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

"وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾" [5]۔	ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔

---

[2] القرآن الکریم ۱۶/ ۸۹

[3] القرآن الکریم ۱۲/ ۱۱۱

[4] القرآن الکریم ۶/ ۳۸

[5] القرآن الکریم ۵۴/ ۵۳

وقال اللہ تعالٰی (اور اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ت):

[6]"وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۲﴾"۔	ہر شَے ہم نے ایک روشن پیشوا میں جمع فرمادی ہے۔

وقال اللہ تعالٰی اور اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ت):

"وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۹﴾"[7]۔	کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب میں لکھا ہے۔

اور اصول میں مبرہن ہو چکا کہ نکرہ حیز نفی میں مفید عموم ہے اور لفظ کُل تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہو کر مستعمل ہی نہیں ہوتا اور عام افادہ استغراق میں قطعی ہے، اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گی۔بے دلیل شرعی تخصیص وتاویل کی اجازت نہیں۔ورنہ شریعت سے امان اٹھ جائے، نہ احادیث احاد اگرچہ کیسے ہی اعلٰی درجے کی ہوں، عمومِ قرآن کی تخصیص کر سکیں بلکہ اس کے حضور مضمحل ہو جائیں گی بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن اور تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے نازل نہیں کرتی نہ اس کے اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص ہوسکے تو بحمد اللہ تعالٰی کیسے نص صحیح قطعی سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور صاحبِ قرآن صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو اللہ عزوجل نے تمام موجودات جملہ ماکان ومایکون الٰی یوم القیمۃ جمیع مندرجاتِ لوح محفوظ کا علم دیا اور شرق وغرب وسماء وارض وعرش فرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔وللہ الحجۃ الساطعۃ اور جب کہ یہ علم قران عظیم کے "تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ"[8]۔(ہر چیز کا روشن بیان۔ت) ہونے نے دیا،

اور پُر ظاہر کہ یہ وصف تمام کلام مجید کا ہے، نہ ہر آیت یا سورت کا، تو نزول جمیع قرآن شریف سے پہلے اگر بعض انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی نسبت ارشاد ہو "لَّمْ نَقْصُصْ عَلَیْكَ"[9]۔(ان کا قصّہ ہم نے آپ پر بیان نہیں کیا۔ت) یا منافقین کے باب میں فرمایا جائے: "لَا تَعْلَمُهُمْ"[10]۔(آپ ان کو نہیں جانتے۔ت) ہر گز ان آیات کے منافی اور علمِ مصطفوی کا نافی نہیں۔

الحمد للہ جس قدر قصص وروایات واخبار وحکایاتِ علم عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم

---

[6] القرآن الکریم ۳۶/ ۱۲

[7] القرآن الکریم ۶/ ۵۹

[8] القرآن الکریم ۱۶/ ۸۹

[9] القرآن الکریم ۴۰/ ۷۸

[10] القرآن الکریم ۹/ ۱۰۱

کے گھٹانے کو آیاتِ قطعیہ قرآنیہ میں پیش کی جاتی ہیں ان سب کا جواب انہیں دو فقروں میں ہوگیا ہے دو حال سے خالی نہیں، یا تو ان قصص سے تاریخ معلوم ہوگی یا نہیں، اگر نہیں تو ان سے استدلال درست نہیں کہ جب تاریخ مجہول تو ان کا تمامی نزولِ قرآن سے پہلے ہونا صاف معقول اور اگر ہاں تو دو حال سے خالی نہیں یا وہ تاریخ تمامی نزول سے پہلے کی ہوگی یا بعد کی،

پہلی صورت میں استدلال کرنا درست نہیں، بر تقدیر ثانی اگر مدعائے مخالف میں نص صریح نہ ہو تو استناد محض خرط القتاد، مخالفین جو پیش کرتے ہیں سب انہیں اقسام کی ہیں۔ان آیات کے خلاف پر اصلاً ایک دلیل صحیح صریح قطعی الافادہ نہیں دکھا سکتے،اور اگر بفرض غلط تسلیم ہی کرلیں تو ایک یہی جواب جامع و نافع و نافی و قامع سب کے لیے شافی وکافی،کہ عموم آیاتِ قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبار احاد سے استناد محض غلط ہے۔اس مطلب پر تصریحاتِ آئمہ اصول سے احتجاج کروں اس سے یہی بہتر ہے کہ خود مخالفین کے بزرگوں کی شہادت پیش کروں۔ ع

مدعی لاکھ پرہ بھاری ہے گواہی تیری

نصوص قطعیہ قرآن عظیم کے خلاف پر احادیث احاد کا سُنا جانا بالائے طاق،یہ بزرگوار صاف تصریح کرتے ہیں کہ یہاں خبر واحد سے استدلال ہی جائز نہیں، نہ اصلاً اس پر التفات ہوسکے،اسی براہن قاطعہ ما امر اللہ بہ ان یوصل میں اسی مسئلہ علم غیب کی تقریریوں لکھتے ہیں: عقائد مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہوجائیں،بلکہ قطعی ہیں،قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبرِ واحد یہاں بھی مفید نہیں، لہٰذا اس کا اثبات اس وقت قابلِ التفات ہو کہ قطعیات سے اس کو ثابت کرے[11]۔

نیز صفحہ ۸۱ پر لکھا:اعتقادات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے،نہ ظنیاتِ صحاح کا[12]۔

صفحہ ۸۷ پر ہے:احاد صحاح بھی معتبر نہیں،چنانچہ فنِ اصول میں مبرہن ہے[13]۔

الحمدُ للہ تمام مخالفین کو دعوتِ عام ہے **فاجمعوا شرکاء کم** (اپنے شرکاء کو جمع کرلو۔ت)

---

[11] البراهین القاطعه بحث علم غیب مطبع لے بلاساواقع ڈھور ص ۵۱

[12] البراهین القاطعه شب جمعہ میں ارواح کے اپنے گھر آنے کے اثبات میں روایات سب مخدوش ہیں ص ۸۹

[13] البراهین القاطعه مسئلہ فاتحہ اعتقادیہ ہے اس میں ضعاف کیا احادِ صحاح بھی قابلِ اعتماد نہیں ص ۹۶

چھوٹے بڑے سب اکٹھے ہو کر ایک آیت قطعی الدلالۃ یا ایک حدیث متواتر یقینی الافادہ چھانٹ لائیں جس سے صاف صریح طور پر ثابت ہو کہ تمام نزولِ قرآن عظیم کے بعد بھی اشیائے مذکورہ ماکان ومایکون سے فلاں امر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر مخفی رہا جس کا علم حضور کو دیا ہی نہ گیا۔

"فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا"[14]۔ فاعلموا "اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ كَيۡدَ الۡخَآٮِٕنِيۡنَ ﴿۵۲﴾ "[15]۔	اگر ایسی نص نہ لاسکو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ کرسکو گے، تو خوب جان لو کہ اللہ راہ نہیں دیتا دغا بازوں کے مکر کو۔

والحمدللہ رب العالمین (اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ت) یہی مولوی رشید احمد صاحب پھر لکھتے ہیں: خودِ فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لاادری مایفعل بی ولا بکم (الحدیث)

(اور بخدا میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔ت)

اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں[16]۔

قطع نظر اس سے کہ اس آیت و حدیث کے کیا معنی ہیں اور قطع نظر اس سے کہ یہ کس وقت کے ارشاد ہیں اور قطع نظر اس سے کہ خود قرآن عظیم واحادیثِ صحیحہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اس کا ناسخ موجود کہ جب آیۃ کریمہ:

"لِّيَغۡفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ"[17]۔	(تاکہ اللہ بخش دے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے گناہ)

نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کی:

هنيأ لك يا رسول الله لقد بيّن الله لك ماذا يُفعل بك	یارسول اللہ ! آپ کو مبارک ہو، خدا کی قسم ! اللہ عزوجل نے یہ تو صاف بیان فرمادیا کہ حضور کے

[14] القرآن الکریم ۲/ ۲۴

[15] القرآن الکریم ۱۲/ ۵۲

[16] البراہین القاطعہ بحث علمِ غیب مطبع لے بلاساواقع ڈھور ص ۵۱

[17] القرآن الکریم ۴۸/ ۲

فماذا یُفعل بنا[18]۔	ساتھ کیا کرے گا،اب رہا یہ کہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا۔

اس پر یہ آیت اُتری:

"لِّیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ یُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِیْمًاۙ"[19]۔	تاکہ داخل کرے اللہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں اور مٹا دے ان سے ان کے گناہ،اور یہ اللہ کے یہاں بڑی مراد پانا ہے۔

یہ آیت اور ان کے امثال بے نظیر اور یہ حدیث جلیل و شہیر۔

رہا شیخ عبدالحق کا حوالہ، قطع نظر اس سے کہ روایت و حکایت میں فرق ہے،اس بے اصل حکایت سے استناد اور شیخ محقق قدس سرہ العزیز کی طرف اسناد کیسی جرات و وقاحت ہے، شیخ رحمۃاللہ علیہ نے مدارج شریف میں یوں فرمایا ہے:

اینجا اشکال می آرند کہ در بعض روایات آمدہ است کہ گفت آں حضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم من بندہ ام نمی دانم آں چہ درپس ایں دیوارست،جوابش آنست کہ ایں سخن اصلے نہ دارد،وروایت بداں صحیح نشدہ است[20]۔	اس موقعہ پر ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں بندہ ہوں مجھے معلوم نہیں کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اسکی کوئی اصل نہیں اور یہ روایت صحیح نہیں۔

ایسا ہی لاتقربوا الصلوۃ (نماز کے قریب مت جاؤ۔ت) پر عمل کروگے تو خوب چین سے رہو گے ع

اس آنکھ سے ڈریئے جو خدا سے نہ ڈرے آنکھ

امام ابن حجر عسقلانی (رحمۃاللہ تعالٰی علیہ) فرماتے ہیں۔لَا اَصْلَ لَه[21]۔یہ حکایت محض

---

[18] صحیح البخاری کتاب المغازی ۲/ ۶۰۰ و سنن الترمذی کتاب التفسیر حدیث ۳۲۷۴ ۵/ ۱۷۶

[19] القرآن الکریم ۴۸/ ۵

[20] مدارج النبوت لاعلم ماورای جداری ایں سخنے اصل ندارد مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۷

[21] المواہب الدنیۃ المقصد الثالث الفصل الاول المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۲۲۸

بے اصل ہے۔

امام ابن حجر مکی نے افضل القری میں فرمایا: **لم یُعرف سَنَد**[22]۔اس کے لیے کوئی سند نہ پہنچائی گئی۔

افسوس اسی منہ سے مقام اعتقادیات بتانا، احادیثِ صحیحہ بھی نامقبول ٹھہرنا، اسی منہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علمِ عظیم گھٹا کر ایسی بے اصل حکایت سے سند لانا اور ملمع کاری کے لیے شیخ محقق کا نام لکھ جانا جو صراحۃً فرمارہے ہیں کہ اس حکایت کی جڑ نہ بنیاد، آپ اس کے سوا کیا کہیے کہ ایسوں کی داد نہ فریاد۔اللہ اللہ نبی صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مناقب عظیمہ اور باب فضائل سے نکلوا کر اس تنگنائے میں داخل کرائیں تاکہ صحیحین بخاری ومسلم کی حدیثیں بھی مردود بنائیں اور حضور کی تنقیص شان میں یہ فراخی دکھائیں کہ بے اصل بے سند مقولے سب سما جائیں۔ع

حال ایمان کا معلوم ہے بس جانے دو

بالجملہ بحمداللہ تعالیٰ زید سُنی حفظہ اللہ تعالیٰ کا دعوی آیات قطعیہ قرآنیہ سے ایسے جلیل وجمیل طور سے ثابت جس میں اصلاً مجال دم زدن نہیں، اگر یہاں کوئی دلیل ظنّی تخصیص سے قائم بھی ہوتی تو عموم قطعی قرآن عظیم کے حضور مضمحل ہوجاتی۔نہ کہ صحیح مسلم وصحیح بخاری وغیرہاسُنن وصحاح ومسانید ومعاجیم کی احادیث صریحہ، صحیحہ، کثیرہ، شہیرہ اس عموم واطلاق کی اور تاکید وتائید فرمارہی ہیں۔

احادیثِ مبارکہ:

صحیحین بخاری ومسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے:

قام فینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقامًا ماترك شیئا یکون فی مقامه ذٰلك الی قیام الساعة الّاحدّث به حفظه من حفظه ونسیه من نسیه[23]۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار ہم میں کھڑے ہو کر ابتدائے آفرنیش سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سب بیان فرمادیا، کوئی چیز نہ چھوڑی، جسے یاد رہا یاد رہا، جو بھول گیا بھول گیا۔

[22] افضل القرا القراء ام القرٰی

[23] مشکوۃ المصابیح برمز متفق علیہ کتاب الفتن الفصل الاول مطبع مجتبائی دہلی ص ۴۶۱، صحیح مسلم کتاب الفتن قدیمی کتب خانہ کراچی ۲ /۳۹۰، مسند احمد بن حنبل عن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۵ /۳۸۵و۳۸۹

یہی مضمون احمد نے مسند، بخاری نے تاریخ، طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔
صحیح بخاری شریف میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے:

"قام فینا النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مقامًا فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم و اھل النار منازلھم حفظ ذٰلك من حفظہ ونسیہ من نسیہ[24]۔	ایک بار سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر ابتدائے آفرینش سے لے کر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ جانے تک کا حال ہم سے بیان فرمادیا۔ یادرکھا جس نے یاد رکھااور بھول گیاجو بھول گیا۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ فجر سے غروبِ آفتاب تک خطبہ فرمایا، بیچ میں ظہر وعصر کی نمازوں کے علاوہ کچھ کام نہ کیافاخبرنا بما ھو کائن الی یوم القیمۃ فاعلمنا احفظہ[25]۔اس میں سب کچھ ہم سے بیان فرمادیا جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھاہم میں زیادہ علم والاوہ ہے جسے زیادہ یاد رہا۔ جامع ترمذی شریف وغیرہ کتب کثیرۂ آئمہ حدیث میں باسانید عدیدہ وطرق متنوعہ دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فرأیتہ عزّوجل وضع کفّہ بین کتفیّ فوجدت بردانا ملہ بین ثدّی فتجلّی لی کل شیئ وعرفت[26]۔	میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھااس نے اپنا دستِ قدرت میری پشت پر رکھاکہ میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں:

ھذا حدیث حسن سألت محمد بن اسمٰعیل	یہ حدیث حسن صحیح ہے، میں نے امام بخاری سے

[24] صحیح البخاری کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی قول اللہ وھو الذی یبدء الخلق الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۵۳
[25] صحیح مسلم کتاب الفتن قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۳۹۰
[26] سنن الترمذی کتاب التفسیر حدیث ۳۲۴۶ دار الفکر بیروت ۵/ ۱۶۰

عن ھذا الحدیث فقال صحیح [27]۔	اس کا حال پوچھا، فرمایا صحیح ہے۔

اسی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اسی معراج منامی کے بیان میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

فعلمت مافی السمٰوٰت ومافی الارض [28]۔	جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب میرے علم میں آگیا۔

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں:

پس دانستم ہر چہ در آسمانہا وہر چہ در زمین ہا بود عبارت است از حصولِ تمامہ علوم جزوی وکلّی واحاطہ آں [29]۔	چنانچہ میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے یہ تعبیر ہے تمام علوم کے حصول اور ان کے احاطہ سے چاہے وہ علوم جزوی ہوں یا کُلی۔ (ت)

امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات اور طبرانی معجم میں بسند صحیح حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ اور ابویعلٰی وابن منیع وطبرانی حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

لقد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وما یحرّك طائر جناحیه فی السمّاء الّا ذکر لنا منه علما [30]۔	نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس حال پر چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پَر مارنے والا ایسا نہیں جس کا علم حضور نے ہمارے سامنے بیان نہ فرمادیا ہو۔

نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض وشرح زرقانی للمواہب میں ہے:

ھذا تمثیل لبیان کل شیئ تفصیلاً	یہ ایک مثال دی ہے اس کی کہ نبی کریم صلی اللہ

[27] سنن الترمذی کتاب التفسیر حدیث ۳۲۴۶ دار الفکر بیروت ۵ /۱۶۱

[28] سنن الترمذی کتاب التفسیر حدیث ۳۲۴۴ دار الفکر بیروت ۵ /۱۵۹

[29] اشعۃ اللمعات کتاب الصلوۃ باب المساجد و مواضع الصلوۃ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱ /۳۳۳

[30] مسند احمد بن حنبل عن ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۵ /۱۵۳، مجمع الزوائد عن ابی الدرداء کتاب علامات النبوۃ باب فیما اوتی من العلم .الخ دار الکتاب ۸ /۲۶۴

تارۃً واجمالًا اُخرٰی[31]۔	تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے ہر چیز بیان فرمادی، کبھی تفصیلاً کبھی اجمالاً۔

مواہب امام قسطلانی میں ہے:

ولا شك ان اللہ تعالٰی قد اطلعه علٰی اَزْیَدَ من ذٰلك والقٰی علیه علم الاوّلین والاخرین[32]۔	اور کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالٰی نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اس سے زیادہ علم دیا اور تمام اگلے پچھلوں کا علم حضور پر القاء کیا، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

طبرانی معجم کبیر اور نصیم بن حماد کتاب الفتن اور ابو نعیم حلیہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیها والٰی ما هو کائن فیها الٰی یوم القیامة کانّما انظر الٰی کفی هذه جلیان من اللہ جلاّه لنبیّه کما جلاّه لنبیّن من قبله[33]۔	بے شک میرے سامنے اللہ عزوجل نے دنیا اٹھالی ہے اور میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں، اس روشنی کے سبب جو اللہ تعالٰی نے اپنے نبی کے لیے روشن فرمائی جیسے محمد سے پہلے انبیاء کے لیے روشن کی تھی۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

اس حدیث ہے کہ جو کچھ سماوات وارض میں ہے اور جو قیامت تک ہوگا اس سب کا علم اگلے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی عطا ہوا تھا اور حضرت عزت عزوجلالہ نے اس تمام ماکان ومایکون کو اپنے ان محبوبوں کے پیش نظر فرمادیا، مثلاً مشرق سے مغرب تک سماک سے سمک تک، ارض سے فلک

[31] نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض فصل و من ذٰلك مااطلع الخ مرکز اہلسنت برکایت رضا گجرات ۳ /۱۵۳، شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیه المقصد الثامن الفصل الثالث القسم الثانی دار المعرفة بیروت ۷ /۲۰۶

[32] المواہب اللدنیه المقصد الثامن الفصل مااخبربه صلی اللہ علیه وسلم من الغیب المکتب الاسلامی بیروت ۳ /۵۶۰

[33] حلیة الاولیاء ترجمہ ۳۳۸ حدید بن کریب دار لکتاب العربی بیروت ۶ /۱۰۱، کنز العمال حدیث ۳۱۸۱۰ و ۳۱۹۷۱ موسسته الرساله بیروت ۱۱ /۳۷۸ و ۴۲۰

تک اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے، سید نا ابراہیم خلیل علیہ الصلوۃ والسلام والتسلیم ہزار ہا برس پہلے اس سب کو ایسا دیکھ رہے تھے گویا اس وقت ہر جگہ موجود ہیں، ایمانی نگاہ میں یہ نہ قدرتِ الٰہی پر دشوار اور نہ عزت و وجاہت انبیاء کے مقابل بسیار، مگر معترض بیچارے جن کے یہاں خدائی کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پیڑ کے پتّے گن دیئے وہ آپ ہی ان حدیثوں کو شرک اکبر کہنا چاہیں اور جو آئمہ کرام و علمائے اعلان ان سے سند لائے، انہیں مقبول مسلم رکھتے آئے، جیسے امام خاتم الحفاظ جلال الملّۃ والدین سیوطی مصنف خصائص کبری و امام شہاب احمد محمد خطیب قسطلانی صاحب مواہب لدنّیہ و امام ابوالفضل شہاب ابن حجر مکی ہیثمی شارح ہمزیہ و علامہ شہاب احمد مصری خفاجی صاحب نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض و علامہ محمد عبدالباقی زرقانی شارح مواہب وغیرہم رحمہم اللہ تعالٰی انہیں مشرک کہیں۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

صحیح مسلم و مسند امام احمد و سُنن ابنِ ماجہ میں ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

عرضت علیّ امتی باعمالھا حسنھا وقبیحھا[34]۔	میری ساری اُمت اپنی سب اعمالِ نیک و بد کے ساتھ میرے حضور پیش کی گئی۔

طبرانی اور ضیاء مختارہ میں حذیفہ بن اُسید رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"عرضت علیّ امتی البارحۃ لدی ھٰذہ الحجرۃ حتی لانا اعرف بالرّجل منھم من احدکم بصاحبہ[35]۔	گزشتہ رات مجھ پر میری اُمّت اس حجرے کے پاس میرے سامنے پیش کی گئی بے شک میں ان کے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے۔

والحمدللہ ربّ العالمین (سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ت)

---

[34] صحیح مسلم کتاب المساجد باب النھی عن البصاق فی المسجد قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۰۷، مسند احمد بن حنبل عن ابی ذر رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۱۸۰

[35] المعجم الکبیر حدیث ۳۰۵۴ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۳/ ۱۸۱، کنز العمال حدیث ۳۱۹۱۱ موسستہ الرسال بیروت ۱۱/ ۴۰۸

اقوال ائمہ کرام:

امام اجل سیّدی بوصیری قدس سرہ، ام القری میں فرماتے ہیں:

وسع العالمین علمًا وحکمًا[36]۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم و حکمت تمام جہان کو محیط ہوا۔

امام ابن حجر مکی اس کی شرح افضل القری میں فرماتے ہیں:

لانّ اللہ تعالٰی اطلعه علی العالم فعلم علم الاولین والاٰخرین وماکان ومایکون[37]۔	یہ اس لیے کہ بے شک عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلے پچھلوں اور ماکان ومایکون کا علم حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوگیا۔

امام جلیل قدوۃ المحدثین سیدی زین الدین عراقی استاذ امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی شرح مہذب میں پھر علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

ان صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم عرضت علیه الخلائق من لدن اٰدم علیه الصلوۃ والسلام الی قیام الساعة فعرفھم کلھم کما عُلّم ادم الاسماء[38]۔	حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے لے کر قیامِ قیامت تک کی تمام مخلوقات الٰہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کی گئی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جمیع مخلوقات گزشتہ اور آئندہ سب کو پہچان لیا۔ جس طرح آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو تمام نام سکھائے گئے تھے۔

علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں:

النفوسُ القدسیّة اذا تَجَرّدَتْ عن العلائق البدنیة اتصلت بالملاء الاعلٰی ولم یبق لھا حجاب	پاکیزہ جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہو کر عالمِ بالا سے ملتی ہیں ان کے لیے کوئی پردہ نہیں رہتا ہے وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی اور

[36] مجموع المتون متن قصیدۃ الھمزیة فی مدح خیر البریة الشؤن الدینیه دولته قطر ص ۱۸

[37] افضل القراء لقراء ام القرٰی

[38] نسیم الریاض الباب الثالث الفصل الاول فیما ورد من ذکر مکانته مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات الہند ۲/ ۲۰۸

فتری وتسمع الکل کالمشاهد[39]۔	سنتی ہیں جیسے پاس حاضر ہیں۔

امام ابن الحاج مکی مدخل امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں:

قد قال علماءُ نارحمهم الله تعالٰی لا فرق بین موته وحیاته صلی الله تعالٰی علیه وسلم فی مشاهدته لامّته و معرفته باحوالهم و نیاتهم وعزائمهم وخواطرهم وذٰلك جلی عنده لاخِفاء به[40]۔	بے شک ہمارے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالٰی نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی حالت دنیوی اور اس وقت کی حالت میں کچھ فرق نہیں ہے اس بات میں کہ حضور اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں ان کے ہر حال، ان کی ہر نیت، ان کے ہر ارادے، ان کے دلوں کے ہر خطرے کو پہچانتے ہیں، اور یہ سب چیزیں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر ایسی روشن ہیں جن میں اصلاً کسی طرح کی پوشیدگی نہیں۔

یہ عقیدے ہیں علمائے ربانیین کے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی جناب ارفع میں، جل جلالہ، وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔
شیخ شیوخ علمائے ہند مولانا شیخ محقق نور اللہ تعالٰی مرقدہ المکرم مدارج شریف میں فرماتے ہیں:

ذکر کن اُو را ودرود بفرست بروے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، وباش در حال ذکر گویا حاضرست پیش او در حالتِ حیات و می بنی تو او را متادب باجلال و تعظیم و ہیبت و امید بداں کہ وے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم می بیند و می شنود کلام ترا زیرا کہ وے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم	ان کی یاد کر اور ان پر درود بھیج، اور ذکر کے وقت ایسے ہو جاؤ گویا تم ان کی زندگی میں ان کے سامنے حاضر ہو اور ان کو دیکھ رہے ہو، پورے ادب اور تعظیم سے رہو، ہیبت بھی ہو اور امید بھی، اور جان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم تمہیں دیکھ رہے ہیں اور تمہارا کلام سن رہے ہیں۔ کیونکہ وہ صفاتِ الٰہیہ سے متصف ہیں اور

[39] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث حیثما کنتم فصلوا علیّ الخ مکتبۃ الامام الشافعی ریاض ۱/ ۵۰۲

[40] المدخل لابن الحاج فصل فی الکلام علی زیارۃ سید المرسلین دار الکتاب العربی بیروت ۱/ ۲۵۲، المواہب اللدنیۃ المقصد العاشر الفصل الثانی المکتب الاسلامی العربی بیروت ۴/ ۵۸۰

متصف است بصفات اللہ ویکے از صفات الٰہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی[41]۔	اللہ کی ایک صفت یہ ہے کہ جو مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔

اللہ تعالٰی کی بے شمار رحمتیں شیخ محقق پر، جب نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا دیکھنا ہمیں بیان کیا بدانکہ بڑھایا تاکہ اسے کوئی گویا کے نیچے داخل نہ سمجھے، غرض ایمانی نگاہوں کے سامنے اس حدیث پاک کی تصویر کھینچ دی کہ:

اعبد اللہ کانّك تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک[42]۔	اللہ تعالٰی کی عبادت کر، گویا تُو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہ دیکھے تو وہ تو یقینا تجھے دیکھتا ہے۔

نیز فرماتے ہیں:

ہر چہ در دنیا است زمانِ آدم تا نفحہ اولٰی بروے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال را از اول تا آخر معلوم کرد و یاران خود را نیز بعضے از اں احوال خبر داد[43]۔	جو کچھ دنیا میں زمانہ آدم سے پہلے صور پھونکے جانے تک ہے ان (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم) پر منکشف کردیا یہاں تک کہ انہیں اول سے آخر تک تمام احوال معلوم ہوگئے۔ انہوں نے بعض اصحاب کو ان احوال میں سے بعض کی اطلاع دی۔

نیز فرماتے ہیں:

وھو بکل شیئ علیم o وے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دانا است ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی واحکام صفاتِ حق واسماء وافعال وآثار و جمیع علومِ ظاہر و باطن اول و آخر احاطہ نمودہ و مصداق فوق کل ذی علم علیم o علیہ من الصلوت افضلھا	وھو بکل شیئ علیم، اور وہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سب چیزوں کو جاننے والے ہیں، احوالِ احکام الٰہی احکام صفاتِ حق، اسماء افعال آثار، تمام علوم ظاہر و باطن، اول و آخر کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ اور فوق کل ذی علم علیم کے مصداق ہیں، آپ پر افضل درود اور اتم

---

[41] مدارج النبوۃ باب یازدہم وصل نوع ثانی کہ تعلق معنوی است الخ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۲/ ۲۶۱

[42] صحیح بخاری کتاب الایمان باب سوال جبریل النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن الایمان قدیمی کتب خانہ ۱/ ۱۲، صحیح مسلم کتاب الایمان باب سوال جبریل النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۹

[43] مدارج النبوۃ کتاب الایمان باب پنجم وصل خصائص آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۱۴۴

من التحیات اتمہاو اکملہا[44]۔	وواکمل سلام ہو۔ت)

شاہ ولی اللہ دہلوی، فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں:

فاضَ علیّ من جنابہِ المقدّس صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کیفیۃُ ترقی العبدِ من حَیزہ الٰی حیزا لقدسِ فیتجلّٰی لہ حینئذٍ کُلُّ شَیئٍ کما اخبرعن ھٰذاا المشھد فی قصّۃِ المعراج المنامی[45]۔	حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے مجھ پر اس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقامِ قدس تک کیونکر ترقی کرتا ہے کہ اس پر ہر چیز روشن ہوجاتی ہے جس طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس مقام سے معراج خواب کے قصے میں خبر دی۔

قرآن وحدیث واقوالِ آئمہ حدیث سے اس مطلب پر دلائل بے شمار ہیں اور خدا انصاف دے تو یہی اقل قلیل کہ مذکور ہوئے بسیار ہوئے، غرض شمس وامس کی طرح روشن ہوا کہ عقیدہ مذکورہ زید کو معاذ اللہ کفر وشرک کہنا خود قرآن عظیم پر تہمت رکھنا اور احادیث صحیحہ صریحہ شہیرہ کثیرہ کو رَد کرنا اور بہ کثرت آئمئہ دین واکابر علمائے عاملین واعظم علمائے کاملین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین، یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز صاحب کو بھی عیاذًا باللہ کافر ومشرک بنانا اور بحکم ظواہر احادیث صحیحہ وروایات معتمدہ فقیہہ خود کافر ومشرک بننا ہے اس کے متعلق احادیث وروایات واقوالِ آئمہ وترجیحات وتصریحات فقیر کے رسالہ النھی الاکید عن الصلوۃ وراء عدی التقلید ورسالہ الکوکبۃ الشھابیۃ علٰی کفریات ابی الوھابیۃ وغیرھا میں ملاحظہ کیجئے۔

افسوس کہ ان شرک فروش اندھوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ علمِ الٰہی ذاتی ہے اور علمِ خلق عطائی، وہ واجب یہ ممکن، وہ قدیم یہ حادث، وہ نامخلوق یہ مخلوق وہ نامقدور یہ مقدور، وہ ضروری البقا یہ جائز الفناء، وہ ممتنع التغیر یہ ممکن التبدّل۔ ان عظیم تفرقوں کے بعد احتمال شرک نہ ہوگا مگر کسی مجنون کو، بصیرت کے اندھے اس علم ماکان ومایکون بمعنی مذکور ثابت جاننے کو معاذ اللہ علمِ الٰہی سے مساوات مان لینا سمجھتے ہیں حالانکہ العظمۃُ للہ علمِ الٰہی تو علمِ الٰہی جس میں غیر متناہی علوم

[44] مدارج النبوۃ مقدمۃ الکتاب مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۲/۱ و ۳

[45] فیوض الحرمین مشہد اللہ تعالٰی مخلوق کی طرف کتاب نازل کرنے کے لیے وقت کیا کرتا ہے محمد سعید اینڈ سنز کراچی ۱۶۹

تفصیلی فراوانی بالفعل کے غیر متناہی سلسلے غیر متناہی یا وہ جسے گویا مصطلح حساب کے طور پر غیر متناہی کا مکعب کہئے بالفعل و بالدوام ازلاً ابداً موجود ہیں۔یہ شرق تا غرب و سماوات وارض وعرش تافرش وماکان ومایکون من اوّل یوم الٰی اٰخر الایام سب کے ذرے ذرّے کا حال تفصیل سے جاننا وہ بالجملہ جملہ مکتوبات لوح ومکنونات قلم کو تفصیلاً محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے،یہ تو ان کے طفیل سے ان کے بھائیوں حضرات مرسلین،کرام علیہ وعلیہم افضل الصلوۃ واکمل السلام بلکہ ان کی عطا سے ان کے غلاموں ف بعض اعاظم اولیائے عظام قدست اسرار ہم کو ملا،اور ملتا ہے ہنوز علومِ محمدیہ میں وہ بحار ذخار ناپیدا کنار ہیں جن پر ان کی افضیلت کلیہ اور افضیلت مطلقہ کی بناء ہے۔

اللہ عزوجل کے بے شمار رحمتیں امام اجل محمد بوصیری شرف الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ پر قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں۔

فانّ من جودك الدّنیا وضرّتها　　ومن علومك علم اللّوح والقلم[46]

یعنی یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم دنیاوآخرت دونوں حضور کے خوانِ جود و کرم سے ایک ٹکڑا ہیں اور لوح و قلم کا تمام علم جن میں ماکان و مایکون مندرج ہے حضور کے علوم سے ایک حصہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلٰی اٰلک وصحبک وبارک وسلم

مولانا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری زبدہ شرح بردہ میں فرماتے ہیں:

توضیحه ان المراد بعلم اللّوح ما اثبت فیه من النقوش القدسیة و الصور الغیبیة وبعلم القلم ما اثبت فیه کما شاء والا ضافة لادنی ملابسة وکون علمهما من علومه صلی الله تعالٰی علیه وسلم	یعنی توضیح اس کی یہ ہے کہ علمِ لوح سے مراد نقوشِ قدس وصور غیب ہیں جو اس میں منقوش ہوئے،اور قلم کے علم سے مراد وہ ہیں جو اللہ عزوجل نے جس طرح چاہا اس میں ودیعت رکھے،ان دونوں کی طرف علم کی اضافت ادنی علاقے یعنی محلیت نقش واثبات کے باعث ہے اور ان

ف: تمام ماکان ومایکون کا علم علومِ حضور سے ایک علم ہے،یہ تو ان کی عطا سے ان کے غلاموں اکابر اولیاء کو بھی ملتا ہے ۱۲منہ۔

[46] مجموع المتون متن قصیدۃ البردۃ الشئون الدینیۃ دولۃ قطر ص ۱۰

انّ علومه تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق ومعارف وعوارف تتعلق بالذات والصفات وعلمهما انما یکون سطرًا من سطور علمه ونهرًا من بحور علمه ثم مع هذا هو من برکة وجوده صلی الله تعالٰی علیه وسلم ۔[47]	دونوں میں جس قدر علوم ثبت ہیں ان کا علم علوم محمدیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ایک پارہ ہونا،اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں،علوم کلیہ،علوم جزئیہ،علوم حقائق اشیاء وعلومِ اسرار خفیہ اور وہ علوم اور معرفتیں کہ ذات و صفات حضرت عزت جل جلالہ،سے متعلق ہیں اور لوح و قلم کے جملہ علوم علومِ محمدیہ کی سطروں سے ایک سطر،اور ان کے دریاؤں سے ایک نہر ہیں،پھر بہ ایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت وجود سے تو ہیں۔کہ اگر حضور نہ ہوتے تو نہ لوح و قلم ہوتے نہ اُن کے علوم،صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

منکرین کو صدمہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے لیے روزِ اول سے قیامت تک کے تمام ماکان ومایکون کا علم تفصیلی مانا جاتا ہے لیکن بحمدللہ تعالٰی وہ جمیع علم ماکان ومایکون علومِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے عظیم سمندروں سے ایک نہر بلکہ بے پایاں موجوں سے ایک لہر قرار پاتا ہے۔

والحمد لله رب العٰلمین o وخسر هنالك المبطلون o فی قلوبهم مرض فزادهم الله مرضا،وقیل بُعدًا للقوم الظّٰلمین o	اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا اور باطل والوں کا وہاں خسارہ ہے،ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور فرمایا گیا کہ دور ہوں بے انصاف لوگ (ت)

نصوصِ حصر:

یعنی جن آیات واحادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ علمِ غیب خاصہ خدا تعالٰی ہے،مولٰی عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا،قطعًا حق اور بحمداللہ تعالٰی مسلمان کے ایمان ہیں مگر منکر متکبر کا اپنے دعوائے باطلہ پر ان سے استدلال اور اس کی بناپر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علم ماکان ومایکون بمعنی۔

[47] الذبدۃ العمدۃ فی شرح البردۃ ناشر جمعیت علماء سکندریہ خیر پور سندھ ص ۱۱۷

مذکور ماننے والے پر حکمِ کفر وضلال، نصِ جنون وخام خیال بلکہ خود مستلزمِ کفر وضلال ہے۔

علم بہ اعتبار منشا دو ۲ قسم ہے: ذاتی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو، اور عطائی کہ اللہ عزوجل کا عطیہ ہو، اور بہ اعتبارِ متعلق بھی دو ۲ قسم ہے، اعلم مطلق یعنی محیط حقیقی، تفصیلی فعلی فروانی کہ جمیع معلوماتِ الٰہیہ عزوعلاء کو جن میں غیر متناہی معلومات کے سلاسل وہ بھی غیر متناہیہ وہ بھی غیر متناہی بار داخل اور خود کنہ ذات الٰہی واحاطہ تام صفاتِ الٰہیہ نامتناہی سب کو شامل فرداً فرداً تفصیلاً مستغرق ہو اور مطلق علم یعنی جاننا، اگر محیط باحاطہ حقیقیہ نہ ہو، ان تقسیمات میں علم ذاتی وعلم مطلق یعنی مذکور بلاشبہ اللہ عزوجل کے لیے خاص ہیں اور ہرگز کسی غیر خدا کے لیے ان کے حصول کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

ہم ابھی بیان کر آئے کہ علم ماکان ومایکون بمعنی مسطور اگرچہ کیسا ہی تفصیلی بروجہ اتم واکمل ہو علومِ محمدیہ کی وسعت عظیمہ کو نہیں پہنچتا، پھر علوم محمدیہ تو علومِ الٰہیہ ہیں، جل وعلا وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، مطلق علم ہرگز حضرت حق عزوعلا سے خاص نہیں بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے۔

مولٰی عزوجل کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے، تو نصوصِ حصر میں یقیناً قطعاً وہی قسم اوّل مراد ہو سکتی ہے۔ نہ کہ قسم اخیر، اور بداہۃً ظاہر کہ علم تفصیل جملہ ذرّات ماکان ومایکون بمعنی مزبور بلکہ اس سے ہزار در ہزار ازید وافزوں علم بھی کہ بہ عطائے الٰہی مانا جائے اسی قسم اخیر سے ہوگا۔ تو نصوصِ حصر کو مدعائے مخالف سے اصلاً مس نہیں بلکہ وہ اس کی صریح جہالت پر نص ہیں، وللہ الحمد، یہ معنی بآنکہ خود بدیہی وواضح ہے، آئمہ دین نے اس کی تصریح بھی فرمائی۔

امام اجل ابوزکریا نووی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاوٰی پھر امام ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے فتاوٰی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

لایعلم ذٰلك استقلالاً وعلم احاطةٍ بکل المعلومات الا اللہ تعالٰی اما المعجزات والکرامات فباعلام اللہ تعالٰی اما المعجزات والکرامات فبا علام اللہ تعالٰی لھم علمت وکذا ماعُلِمَ باجراء العادة[48]۔	یعنی آیت میں غیر خدا سے نفی علمِ غیب کے یہ معنی ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہو جائے یہ اللہ تعالٰی کے سوا کسی کو نہیں رہے انبیاء کے معجزات اور اولیاء یہ تو اللہ عزوجل کے بتانے سے انہیں علم ہوا ہے یونہی وہ باتیں کہ عادت کی مطابقت سے جن کا علم ہوتا ہے۔

[48] فتاویٰ حدیثیہ مطلب فی حکم ما اذا قال قائل فلان یعلم الغیب مصطفی البابی مصر ص ۲۲۸

مخالفین کا استدلال محض باطل و خیال محال ہونا تو یہیں سے ظاہر ہوگیا، مگر فقیر نے اپنے رسائل میں ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضلّال کے خود اقراری کفر و ضلال کا تمغہ ہے، نیز انہیں میں روشن کیا کہ خلق کے لیے ادعائے علم غیب پر فقہا کا حکم کفر بھی درجہ اولائے حقیقت حق میں اسی صورت علم ذاتی اور درجہ اخرائے طرزِ فقہاء میں علم مطلق بمعنی مرقوم کے ساتھ مخصوص ہے، جیسا کہ محققین کے کلام میں منصوص ہے۔

بکر پر مکر کا وہ زعم مردود جس میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کچھ نہیں جانتے ف کا لفظ ناپاک ہے وہ بھی کلمہ کفر وضلال بیباک ہے بکر نے جس عقیدے کو کفر و شرک کہا اور اس کے رد میں یہ کلما بد فرجام بکا، خود اس میں تصریح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو حضرت حق جل شانہ نے یہ علم عطا فرمایا ہے، لاجرم بکر کی یہ نفی مطلق شاملِ علم عطائی بھی ہے اور خود بعض شیاطین الانس کے قول سے استناد بھی اس تعلیم پر دلیل جلی ہے کہ اس قول میں خواہ یوں اور خواہ یوں، دونوں صورت پر حکم شرک دیا ہے، اب اس لفظ قبیح کے کلمہ کفر صریح ہونے میں کیا تامل ہوسکتا ہے۔ قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب رسالت نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا انکار بلکہ نبوت تمام انبیاء کا انکار، سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی تنقیص مکان بلکہ رب العزۃ جلالہ کی توہین شان، ایک دو کفر ہوں تو گنے جائیں۔ **والعیاذ باللہ رب العالمین۔**

یوں ہی اس کا قول کہ اپنے خاتمے کا بھی حال معلوم نہ تھا صریح کلمہ ئ کفر و خسار اور بیشمار آیاتِ قرآنیہ و احادیثِ متواترہ کا انکار ہے۔ آیہ کریمہ **لیغفرلك اللہ** مع حدیث صحیحین بخاری و مسلم، بعض اور سنئے، **قال اللہ تعالٰی** (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

"وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾ "[49]۔	اے نبی! بے شک آخرت تمہارے لیے دنیا سے بہتر ہے۔

وقال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

"وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ "[50]۔	بے شک نزدیک ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے۔

ف: اپنے خاتمے کا حال حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو معلوم نہ ماننا صریح کفر ہے۔

[49] القرآن الکریم ۹۳ /۴

[50] القرآن الکریم ۹۳ /۵

وقال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ت):

"یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ یَسْعٰى بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ"[51]۔	جس دن اللہ رسوانہ کرے گا نبی اور ان کے صحابہ کو ان کا نور ان کے آگے اور داہنے جولان عــہ کرے گا۔

وقال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ت):

"عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝" [52]۔	قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں تعریف کے مکان میں بھیجے گا جہاں اولین وآخرین سب تمہاری حمد کریں گے۔

وقال اللہ تعالٰی (اور اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ت):

"تَبٰرَكَ الَّذِیْۤ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَیْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَیَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝" [53]۔ علٰی قراءۃ الرفع قراۃ بن کثیر وابن عامر ورِوایۃ ابی بکر عن عاصم ۔الٰی غیر ذٰلك من الاٰیات۔	بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اپنی مشیت سے تمہارے لیے اس خزانہ و باغ سے (جس کی طلب یہ کافر کررہے ہیں) بہتر چیزیں کردیں جنتیں جن کے نیچے نہریں رواں اور وہ تمہیں بہشت بریں کے اونچے اونچے محل بخشے گا۔ **یجعل** کو مرفوع پڑھنے کی تقدیر پر جو کہ ابن کثیر اور ابن عامر کی قراءۃ ہے اور ابوبکر کی عاصم سے یہ روایت ہے اس کے علاوہ اور بھی متعدد آیات ہیں۔(ت)

اور احادیثِ کریمہ میں تو جس تفصیل جلیل سے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے فضائل وخصائص وقتِ وفاتِ مبارک و برزخ مطہر وحشر منور وشفاعت وکوثر وخلافتِ عظمٰی وسیادتِ کبرٰی ودخولِ جنت ورویت وغیرہا وارد ہیں، انہیں جمع کیجئے تو ایک دفتر طویل ہوتا ہے۔ یہاں صرف

عــہ: دوڑے گا۔۱۲

[51] القرآن الکریم ۶۶/ ۸

[52] القرآن الکریم ۱۷/ ۷۹

[53] القرآن الکریم ۲۵/ ۱۰

ایک حدیث تبرکاً سُن لیجئے۔

جامع ترمذی وغیرہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا اول الناس خروجا اذا بعثوا و انا خطیبھم اذا وفدوا، وانا خطیبھم اذا اُنصتوا، وانا مستشفعھم اذا حُبِسوا، وانا مبشرھم اذا یئسوا الکرامۃ و المفاتیح یومئذٍ بیدی، وانا اکرم ولد اٰدم علی ربی یطوف علیّ الف خادمٍ کانھم بیض مکنون اولؤلؤ منثور[54]۔	جب لوگوں کا حشر ہوگا تو سب سے پہلے میں مزار اطہر سے باہر تشریف لاؤں گا، اور جب وہ سب دم بخود رہیں گے تو اُن کا خطبہ خواں میں ہوں گا، اور جب وہ روکے جائیں گے تو ان کا شفاعت خواہ میں ہوں گا۔ اور جب وہ نا امید ہو جائیں گے تو ان کا بشارت دینے والا میں ہوں گا، عزت کے لیے اور تمام کنجیاں اس دن میرے ہاتھ ہوں گی، لواء الحمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا، بارگاہِ عزت میں میری عزت تمام اولادِ آدم سے زائد ہے، ہزار خدمتگار میرے ارد گرد گھومیں گے گویا وہ گرد و غبار سے پاکیزہ انڈے ہیں محفوظ رکھے ہوئے یا جگمگاتے موتی ہیں بکھیرے ہوئے۔

بالجملہ بکر پر مکر کے گمراہ وبددین ہونے میں اصلاً شُبہہ نہیں، اور اگر کچھ نہ ہوتا تو صرف اتنا ہی کہ تقویۃ الایمان پر جو حقیقتاً تفویۃ الایمان ہے اس کا ایمان ہے، یہی اس کا ایمان سلامت نہ رکھنے کو بس تھا، جیسا کہ فقیر کے رسالہ الکوکبۃ الشھابیۃ وغیرہا کے مطالعے سے ظاہر ہے ؎

اذا کان الغراب دلیل قومٍ　　سیھدیھم طریق الھالکینا[55]

(جب کوّا کسی قوم کا رہبر ہو تو وہ اس کو ہلاکت کی راہ پر ڈال دے گا۔ ت)

والعیاذ باللہ تعالٰی۔

---

[54] جامع الترمذی ابواب المناقب باب منہ امین کمپنی دہلی ۲ /۲۰۱، دلائل النبوۃ ذکر الفضیلۃ الرابعۃ باقسام اللہ بحیاتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عالم الکتب بیروت ص ۱۳، سنن الدارمی باب مااعطی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حدیث ۴۹ دار المحاسن للطباعۃ ۱ /۳۰، الدرالمنثور بحوالہ ابن مردویۃ عن انس رضی اللہ عنہ مکتبہ آیۃ العظمٰی قم ایران ۶ /۳۰۱

[55]

وہ شخص جو شیطان کے علم ملعون کو علمِ اقدس حضور پر نور عالمِ ماکان ومایکون صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے زائد ہے اس کا جواب اس کفرستانِ ہند میں کیا ہو سکتا ہے، ان شاء اللہ القھار (اگر بہت قہر فرمانے والا خدا نے چاہا۔ت) روزِ جزا وہ ناپاک نانجار اپنے کیفر کفری گفتار کو پہنچے گا۔ "وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۠" [56] (اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کون سی کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ت) یہاں اسی قدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ صراحتًا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو عیب لگانا ہے، اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو عیب لگانا کلمہ کفر نہ ہوا تو اور کیا کلمہ کفر ہوگا۔

"وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ" [57]۔ "اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا" [58]۔	اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دکھ کی مار ہے۔ جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ تعالٰی اور اس کے رسول کو، اللہ نے اُن پر لعنت فرمائی ہے دنیا اور آخرت میں، اور ان کے لیے تیار کر رکھی ہے ذلت والی مار۔

شفائے امامِ اجل قاضی عیاض اور شرح علامہ شہاب خفاجی مسمّٰی بہ نسیم الریاض میں ہے:

جمیع من سبّ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بشتمۃ اوعابہ ھو اعم من السب فان من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقد عابہ و نقصہ وان لم یسبہ(فھو ساب والحکم فیہ حکم الساب) من غیر فوق بینھما(لانستثنی منہ)(فصلًا) ای صورۃً (ولانمتری)فیہ تصریحًاکان	یعنی جو شخص نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو گالی دے یا حضور کو عیب لگائے اور یہ گالی دینے سے علم تر ہے کہ جس نے کسی کی نسبت کہا کہ فلاں کا علم نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اس نے ضرور حضور کو عیب لگایا، حضور کی توہین کی، اگرچہ گالی نہ دی، یہ سب گالی دینے والے کے حکم میں ہے، ان کے اور گالی دینے والے کے حکم میں کوئی فرق نہیں، نہ ہم اس سے کسی صورت کا استثناء کریں نہ اس میں شک وتردد کو

[56] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

[57] القرآن الکریم ۹/ ۶۱

[58] القرآن الکریم ۳۳/ ۵۷

اوتلویحًا وھذا کلّہ اجماع من العلماء وائمۃ الفتوٰی من لدن الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی علی عنھم الٰی ھلّم جرًّا [59] اھ مختصرًا۔ نسأل اللہ العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ ونعوذ بہ من الحور بعد الکور ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالٰی علیہ سید المرسلین واللہ سبحانہ تعالٰی اعلم۔	راہ دیں، صاف صاف کہا ہو یا کنایہ سے، ان سب احکام پر تمام علماء اور آئمہ فتوی کا اجماع ہے کہ زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے آج تک برابر چلاآیا ہے۔اھ مختصرًا ہم اللہ تعالٰی سے دنیاوآخرت میں معافی اور عافیت چاہتے ہیں اور کثرت کے بعد قلّت سے اس کی پناہ چاہتے ہیں نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت مگر بُلندی و عظمت والے خدا کی توفیق سے اور درود نازل فرمائے اللہ تعالٰی رسولوں کے سردار پر، اور اللہ سبحنہ و تعالٰی خوب جانتا ہے۔(ت)

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس سوال کے ورود پر ایک مبسوط کتاب بحر عباب منقسم بہ چار باب مسمّٰی بہ نام تاریخی مائی الحبیب بعلوم الغیب (۱۳۱۸ھ) کی طرح ڈالی۔

باب اول: فصوص یعنی فوائد جلیلہ و نفائس جزیلہ کہ ترصیف دلائل اہلسنت کے مقدمات ہوں۔

باب دوم: نصوص یعنی اپنے مدعاپر دلائل جلائل قرآن وحدیث واقوالِ آئمہ قدیم وحدیث۔

باب سوم: عموم وخصوص کہ احاطہ علومِ محمدیہ میں تحریر محل نزاع کرے۔

باب چہارم: قطع اللصوص یعنی اس مسئلے میں تمام مہملات نجدیۂ نو و کہن کی سر فگنی و تکبر شکنی، مگر فصوص ونصوص کے ہجوم ووفور نے ظاہر کردیا کہ اطالت تاحدّ ملالت متوقع،

لہٰذا باذن اللہ تعالٰی نفع عامّہ کے لیے اس بحر ذخار سے ایک گوہر شہوار لامع الانوار گویا خزائن الاسرار سے درمختار مسمّٰی بہ نام تاریخی اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ماکان ومایکون" (۱۳۱۸ھ) (پوشیدہ موتی بشیر صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علمِ ماکان ومایکون کے بارے میں۔ت) چن ُلیا جس نے جمع وتلفیق کے عوض نفع وتحقیق کی طرف بحمداللہ زیادہ رُخ کیا۔اس کے ایک ایک نور نے نورالسمٰوت والارض جل جلالہ کے عون سے وہ تابشیں دکھائیں کہ ظلماتِ باطلہ کافور ہوتی نظر آئیں۔

[59] نسیم الریاض القسم الرابع الباب الاول مرکز اھل سنت برکاتِ رضا گجرات ہند ۴ /۳۳۵و۳۳۶

یہ چند حرفی فتوٰی کہ اس کے لمعات سے ایک شعشہ اور بلحاظ تاریخ بنام ابناء المصطفٰی بحال سرّ و اخفٰی (مصطفی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو پوشیدہ اور پوشیدہ ترین کے حال کی خبر دینا۔ت) مسمّٰی ہے۔اس کے تمام اشارات خفیہ کا بیان مفصل اسی پر محول ذی علم ماہر تو ان ہی چند حروف سے اِن شاء اللہ تعالٰی سب خرافات وجزافات مخالفین کو کیفر چشانی کر سکتا ہے مگر جو صاحب تفصیل کے ساتھ دست نگر ہوں بعونہ تعالٰی رسائل مذکورہ کے لآلی متلالی سے بہرہ ور ہوں، حضراتِ مخالفین سے بھی گزارش ہے کہ اگر توفیق الٰہی مساعدت کرے یہی حرفِ مختصر ہدایت کرے تو ازیں چہ بہتر، ورنہ اگر بوجہ کوتاہی فہم و غلبیٔ وہم و قلّتِ تدرّب و شدتِ تعصب اپنی تمام جہالاتِ فاحشہ کی پردہ دری ان مختصر سطور میں نہ دیکھ سکیں۔تو اسی مہر جہاں تاب کا انتظار کریں۔جو بہ عنایت الٰہی و اعانت رسالت پناہی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کی تمام ظلمتوں کی صبح کردے گا۔ان کا ہر کاسہ سوال آبِ زلال رَدّ و ابطال سے بھر دے گا۔

الا انّ موعدھم الصبح الیس الصبح بقریب ط وما توفیقی الاّ باللّٰہ علیہ توکلت والیہ اُنیب ط۔	خبردار! بے شک ان کا وعدہ صبح کے وقت ہے کیا صبح قریب نہیں، اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔(ت)

کیا فائدہ کہ اس وقت آپ کا خواب غفلت کچھ ہذیات عہ کا رنگ دکھائے، اور جب صبح ہدایت افق سعادت سے طالع ہو تو کھل جائے کہ ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو کہا افسانہ تھا

معہذا طائفہ ارانب وثعالب کو یہی مناسب کہ جب شیر ژیاں کو چہل قدمی کرتا دیکھ لیں سامنے سے ٹل جائیں اپنے اپنے سوراخوں میں جان چھپائیں، نہ یہ کہ اس وقت اس کے خرام نرم پر غرّہ ہو کر آئیں اس کی آتشِ غضب کو بھڑکائیں اپنی موت اپنے منہ بلائیں، ع

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دور تر خواہند　　شغالانِ ہزیمت مند خشم شیر ہیجارا

(اے دوست! نصیحت سُن کہ اپنی جان سے دور چاہتے ہیں، شکست پسند گیدڑ بپھرے ہوئے شیر کے غصے کو۔ت)

عہ: بے ہودہ گوئی۔

اقول: قولی ھذا واستغفراللہ لی ولسائر المؤمنین والمؤمنات و الصلوۃ الزاکیات والتحیّات النامیات علٰی سیدنا محمدٍ نبی المغیبات مظھر الخفیات وعلٰی الہ وصحبہ الاکارم السادات واللہ سبحنہ تعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اَتَمُّ واحکم	**میں کہتا ہوں** یہ میرا قول ہے، اور میں اللہ تعالٰی سے اپنے لیے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لیے مغفرت طلب کرتا ہوں، پاکیزہ درود اور بڑھنے والے سلام ہوں ہمارے سردار محمد پر جو غیب کی خبریں دینے والے اور پوشیدہ باتوں کو ظاہر فرمانے والے ہیں اور آپ کی آل واصحاب پر جو بزرگی والے سردار ہیں، اور اللہ سبحانہ وتعالٰی خوب جانتا ہے اور اللہ جل مجدہ، کا کلام اتم اور مستحکم ہے۔ (ت)

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ

عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی النبی الامّی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

رسالہ

انباء المصطفٰی بحال سرّ واخفٰی

ختم ہوا۔